فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.3254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۱ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۱۱ جون سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۰ جون بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر

حضور کو کل ضعف اور اعصابی بے چینی کی کافی تکلیف رہی۔ رات نیند نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پاکستان اور بلجیم باہم فنی، سائنسی اور تعلیمی تبادلوں پر رضامند ہو گئے

بلجیم پاکستانی انجنیئروں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے علاوہ اپنے فنی ماہر بھی پاکستان بھیجے گا۔

برسلز ۱۰ جون۔ پاکستان اور بلجیم کے وزراء خارجہ دونوں ملکوں کے درمیان فنی، سائنسی اور تعلیمی امور میں تبادلہ کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ امید ہے جلد ہی دونوں ملک تبادلے کے معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ کل یہاں دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ کے درمیان بات چیت ختم ہونے پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں فنی سائنسی اور تعلیمی امور میں باہمی تبادلوں پر اتفاق رائے کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور سماجی تعاون کے بھی بڑے مواقع ہیں۔ بلجیم تبادلے کے مجوزہ معاہدے کے تحت پاکستانی انجنیئروں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے وظیفے دے گا۔ اور فنی ماہر پاکستان بھیجے گا۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بلجیم نے سردست پاکستانی انجنیئروں کے لئے تین وظیفے دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ وظیفے پانچ سال کے لئے ہوں گے۔

صدر آئزن ہاور کے دورۂ جاپان کے سلسلہ میں زبردست حفاظتی انتظامات

حکمران لبرل پارٹی اپنے چھ لاکھ حامیوں کو ٹوکیو لائے گی

ٹوکیو ۱۰ جون۔ مسٹر کیشی وزیر اعظم جاپان نے کل شام ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ صدر آئزن ہاور کے دورے کا جو پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس میں سر مو فرق نہیں آنے دیا جائے گا۔ صدر آئزن ہاور سے ان کا دورہ ملتوی کرنے کی درخواست کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایسا التوا ان کے دورے کی تنسیخ کے مترادف ہوگا۔ ٹوکیو کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ صدر آئزن ہاور اور شہنشاہ ہیرو ہٹو کو ہوائی اڈے سے ایک کھلی کار کے ذریعہ شہنشاہ کے محل تک لے جایا جانا تھا لیکن اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ انہیں کسی ایسی بند کار میں بٹھا کر شہنشاہ کے محل تک پہنچایا جائے . . . .

. . . .

. . . . جس پر گولی کا کوئی اثر نہ ہو۔ کیونکہ اس امر کا سخت خطرہ ہے کہ طلبہ مخالف سوشلسٹ پارٹی کی شہ پر صدر آئزن ہاور کے خلاف مظاہرے کریں گے۔ یاد رہے طلباء کی

(باقی دیکھئے صفحہ ۸)

ذاکر حسین چودہ جون کو نیا عہدہ سنبھالیں گے

۱۰ جون۔ نامزد وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین فریضہ حج ادا کرنے کے بعد جدہ سے آج یہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ چودہ جون کو وزیر داخلہ کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔

نہرو سے بروہی کی ملاقات

نئی دہلی ۱۰ جون۔ پرسوں شام پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے دونوں ملکوں کے درمیان تصفیہ طلب مسائل پر گفتگو کی یہ ملاقات ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ جاری رہی۔ مسٹر بروہی آج کراچی آ رہے ہیں۔ جہاں سے وہ برلن جائیں گے۔ وہاں وہ ثقافتی آزادی کی کانگرس کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔ مسٹر بروہی کانگرس کی پاکستانی شاخ کے صدر ہیں۔

ہانگ کانگ میں طوفان سے ۱۲۰ ہلاک

ہانگ کانگ ۱۰ جون کل رات یہاں زبردست طوفان آیا۔ جس میں ۱۲۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

شاہ نیپال چین جائیں گے

نئی دہلی ۱۰ جون۔ نیپال کی خبر رساں ایجنسی ساگر ماتھا کی اطلاع کے مطابق نیپال کے شاہ مہندرا اور ملکہ راجیہ لکشمی نے کمیونسٹ چین کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ شاہ نیپال ۱۹۶۱ء کے اوائل میں کسی وقت چین جائیں گے۔

جنوبی کوریا کو آئزن ہاور کی یقین دہانی

واشنگٹن ۱۰ جون۔ صدر آئزن ہاور نے یقین دلایا ہے کہ امریکی حکومت اور عوام جمہوریہ جنوبی کوریا کی حمایت جاری رکھیں گے اور کوریا کی آزادی کے تحفظ کا عہد پورا کریں گے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۰ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت سے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے گھبراہٹ کی تکلیف میں تو افاقہ ہے۔ البتہ ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف میں ابھی تک کوئی خاص فرق نہیں۔

احباب جماعت درد دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

عراق کو ۱۵ لاکھ روبل کی روسی امداد

بغداد ۱۰ جون۔ روس حکومت عراق کو فنی اور اقتصادی تعاون کے ایک سمجھوتے کے تحت گوداموں، آبپاشی اور پانی کے نکاس کے منصوبوں کے لئے ۱۵ لاکھ دس ہزار روبل کی مالیت کا سامان مہیا کرے گا۔

سویڈن میں فالج کا ٹیکہ

سٹاک ہوم ۱۰ جون۔ سویڈن کے تین بڑے شہروں میں سکولوں کے سات سو بچوں پر فالج کے ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا جو کامیاب رہا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۶۰ء

اسلام کے نام پر

ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز مدیر ایشیا کا جنرل غرسل کے متعلق ایک تازہ نوٹ ملاحظہ ہو۔ آپ "اعتذار" کے زیرعنوان فرماتے ہیں:۔

"کہتے ہیں جنرل غرسل — ترکی کے نئے صدر اور وزیراعظم جو فوجی انقلاب کے ذریعے برسر اقتدار آئے ہیں۔ غیر ملکی نامہ نگاروں سے ایک پریس کانفرنس میں خطاب کر رہے تھے اُن کے سامنے ترکی کے مستقبل کا مسئلہ تھا۔ انہوں نے کہا: "میں ملک کے نئے دستور میں ایک دفعہ ایسی بھی رکھنا چاہتا ہوں کہ اسلام کو سیاسیات کیلئے استعمال نہ کیا جا سکے۔ اسلام جاہل علماء کی وجہ سے بدنام ہے۔ عیسائیت نے اُس روز حیات تو حاصل کی جب وہ جاہل پادریوں کی دستبرد سے رہا ہوئی اور ترکی میں اسلام کے متعلق بھی ایسا ہی ہوگا۔"

اس پر ایک ترک نیل آگے بڑھا اُس نے جنرل غرسل کے کان میں کچھ کہا . . . . اور جنرل غرسل نے فوراً کہا: "میں بے دین اور ملحد نہیں ہوں مگر کوئی بہت مذہبی آدمی بھی نہیں ہوں۔"

لوگ حیران ہیں کہ اوپر کے الفاظ اور نیچے کے الفاظ میں اتنا عظیم بُعد کیوں ہے کرنیل نے کان میں کیا کہا تھا کہ جنرل غرسل کو یہ حرف اعتذار کہنا پڑا!

بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ترکی کرنیل نے کہا ہوگا۔ حضور! ایسی بات نہ کہیے۔ ترک قوم بگڑ جائے گی وہ بہرحال اسلام کے متعلق اس قسم کی آزادہ خیالی برداشت نہیں کرے گی۔ ترک قوم اسلام سے والہانہ محبت رکھتی ہے۔ اسکو عیسائیت کے ساتھ ایک خانے میں رکھکر آپ ترک قوم کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ اور وہی جنرل غرسل جو چند لمحے پہلے اسلام کے متعلق عجیب عجیب باتیں کر رہا تھا معاً متنبہ ہو گیا اور اس نے اپنی بے دینی کی تردید کر دی۔"

انسان کسی نہ کسی کو اپنا "خدا" تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ پروردگار کائنات کو نہ سہی قوم ہی کو سہی۔"

(ایشیا لاہور ۹ر جون ۱۹۶۰ء)

اگرچہ ملک صاحب نے اس خبر سے الٹا مطلب نکالا ہے حالانکہ جنرل غرسل نے پریس کانفرنس میں جو پہلی بات کہی تھی وہ نہایت پایہ ارتقی اور نعرہ باز اسلام پسند عنصر کو جو اسلامی ممالک میں بلاوجہ ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے اس کے استیصال کے متعلق آپ عازمانہ طور پر قانون بنانے کا عندیہ ظاہر کر رہے تھے۔ اور یہ آپ کی بات ہرگز اسلام کے منافی نہیں اور نہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ آپ صرف یہ کہنا چاہتے تھے کہ سیاسیات میں اسلام کو گھسیٹنا جاہل اہل علم کہلانے والے حضرات کا کام ہے۔ میں ایسا قانون بناؤں گا کہ اس تخریبی عنصر کو ملک میں فساد پیدا کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

معلوم نہیں ترک کرنیل نے آپ کے کان میں کیا کہا لیکن مدیر ایشیا خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے ترک عوام کی اسلام پسندی کا خوف دلایا ہوگا۔ اس لئے آپ نے یہ فقرہ کہا ہوگا کہ

"میں بے دین اور ملحد نہیں ہوں۔ مگر کوئی بہت مذہبی آدمی نہیں ہوں"

حالانکہ یہ الفاظ آپ کے پہلے قول کے عین مطابق ہیں اور آپ نے اپنے کلام کو جاری رکھتے ہوئے اپنے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا ہے لیکن خدا جانے مدیر ایشیا کس طرح اسکو پہلے الفاظ کی تردید سمجھتے ہیں۔ آپ تو فرما رہے ہیں کہ سیاسیات میں اسلام کو گھسیٹنا نعرہ باز جاہل اہل علم کہلانے والے حضرات کا کام ہے میں بھی مسلمان ہوں کوئی بے دین اور ملحد نہیں ہوں لیکن میں ان لوگوں کی طرح کا بہت مذہبی آدمی نہیں ہوں جو اسلام کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو بہکا کر اپنا سیاسی الّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور جو صاحب اقتدار ان کی کٹھ پتلی نہ بننا چاہے اس پر بے دینی اور الحاد کا الزام لگا کر اس کے خلاف شورش برپا کرتے ہیں۔ آپ نے تو فرمایا ہے کہ آپ اس قسم کے مذہبی آدمی نہیں ہیں جو اپنے تصور اسلام کو برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں بلکہ میں سیاسیات سے اسلام کو باہر رکھنا چاہتا ہوں یعنی ایسے لوگوں کو جو اسلام کا نعرہ لگا کر ملک میں بدامنی پھیلاتے ہیں۔ قانونی شکنجہ میں کسنا چاہتا ہوں تاکہ اسلام ان کی تنگ نظریوں کے قیدخانے سے آزاد ہو کر اپنی فطرت کے مطابق منازل ارتقا طے کرے۔ کتنی حیرت ہے کہ مدیر ایشیا نے ایک ہی مربوط بات کو دو متضاد باتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ حالانکہ ان میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ جنرل غرسل نے اپنے خطبات میں وہی بات کہی ہے جو اقدام کے "لاہور کی ڈائری" نویس نے ذرا وضاحت سے کہی ہے یعنی تمام مسلمان اسلام سے پیار کرتے ہیں خواہ اس پر عمل کریں یا نہ کریں۔ البتہ نعرہ باز مفاد پرست جاہل اہل علم کہلانے والے حضرات ان کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور ان کو فساد فی الارض کا ذریعہ بناتے ہیں اور بعض سیاستدان اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جیسا کہ مندریہ وغیرہ اٹھانا چاہتے تھے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ تباہ کن کھیل ہر اسلامی ملک میں کھیلا جا رہا ہے۔ مصر۔ ایران انڈونیشیا پاکستان تمام بڑے بڑے اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر نعرہ بازی کرنے والے موجود ہیں اور اب یہ عنصر ٹرکی میں بھی موجود ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا نہایت آسان کھیل ہے اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ کھیل نہ صرف اسلامی ملکوں کے لئے ضرر رساں ہے بلکہ خود اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے راستہ میں بھی ایک سد سکندری سے کم نہیں۔ اور بقول رئیس الاحرار مولانا محمد علی

"بسم اللہ کے گنبدوں میں
بیٹھ کر خدمت اسلام کے
بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی
کے خوگر" اشخاص تمام اسلامی
دُنیا کے لئے سخت زحمت
بنے ہوئے ہیں۔"

ہمیں پوری توقع ہے کہ جنرل گرسل جیسا کہ انہوں نے پریس کانفرنس میں اظہار کیا ہے مضبوط ہاتھ سے اس خرابی کا سدباب کریں گے اور اسلامی ممالک کے سامنے ایک نیک نمونہ پیش کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے اسلامی ممالک کا امن اس قسم کے نعرہ باز جاہل حضرات کی وجہ سے سخت خطرہ میں ہے اور جب تک سیاسیات سے اسلام کے نام پر نعرہ بازی کو نہ روکا جائیگا اسلامی ممالک میں کبھی اندرونی امن پیدا نہیں ہو سکتا یہ لوگ صرف یہی نہیں کہ سیاسیات میں اسلام کے نام پر نعرہ بازی سے ناقابل حل الجھنیں پیدا کرتے ہیں بلکہ ان کے مختلف گروہ ذرا ذرا سے اختلافات پر ایک دوسرے کے خلاف باہم لٹھ بازی کی جنگ زرگری بھی ہمیشہ جاری رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دے کر امت محمدیہ میں انتشار پھیلاتے ہیں اور اب ان سیاسی قسم کے اسلام والوں نے پاکستان میں اپنے اس رجحان کو پردے میں چھپانے کے لئے "اقلیت" کا لفظ ایجاد کر رکھا ہے سیدھی طرح کسی کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل کہنے کی بجائے اب یہ جدید اصطلاح استعمال کی جاتی ہے تاکہ عوام اور خواص کو یہ دھوکا دیا جا سکے کہ اب انہوں نے مسلمانوں کو کافر مرتد اور واجب القتل" قرار دینا چھوڑ دیا ہے اور باہم بڑے پیار اور محبت سے رہتے سہتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا فریب ہے جو حکومت کو دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان تفرقہ سازوں نے ابھی تک اپنی مشق ستم نہیں چھوڑی۔ اور آئے دن مساجد میں سر پھٹول ہوتی رہتی ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ کہ جب سے مارشل لا لگا ہے یہ عناصر اپنی تخریبی سرگرمیوں سے کسی حد تک باز آ گئے ہیں یا مجبوراً دب گئے ہیں۔ تاہم ملک میں ایک پائیدار ہموار اور رواداری نہ ذہنیت کی فضا قائم رکھنے کے لئے مضبوط ارادے اور عزیمت کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ آئین کمیشن آئین میں ایک ایسی دفعہ ضرور رکھے کہ جس کی رو سے کوئی سیاسی پارٹی اسلام کے نام پر نعرہ بازی نہ کر سکے "اسلام" تمام کلمہ گوؤں کا مشترکہ دین ہے کسی خاص سیاسی پارٹی کا اسلام کے نام پر کھڑا ہونا ایک ایسا فتنہ ہے جس کو کوئی پُرامن رہنے کا خواہشمند ملک کبھی برداشت نہیں کر سکتا اور نہ آئین سازی میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب کے ۱۹ علماء اور نظام العلماء کے متفقہ جوابات نامہ سے ظاہر ہوتا ہے بظاہر تو ہر ایک قرآن و سنت کا نام لیتا ہے لیکن ہر مکتب کی تعبیر قرآن و سنت جدا جدا ہے اور اکثر اوقات اتنی متضاد ہے کہ ان میں مطابقت ظاہر کرنا ناممکن ہے۔ آئین کمیشن اگر اطمینان قلب کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہے اور خواہش رکھتا ہے کہ ایک اسلامی ملک میں ایسا جمہوری آئین مرتب کرے جو اسلام کے اقتضاء میں ممد ہو تو اسکو چاہیئے کہ ان مختلف مکاتب کے

(باقی صفحہ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

فرمایا:۔

بے شک آج یورپ کی اقوام بہت قربانیاں کر رہی ہیں مگر صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ بے مثال ہیں۔ یہاں تو برابر کی قربانی ہے۔ اگر اتحادی جرمنوں کو مارتے اور نقصان پہنچاتے ہیں تو جرمن بھی ان کو مار لیتے اور نقصان پہنچا لیتے ہیں۔ مگر صحابہ کے ہاتھ رکے ہوئے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ مقابلہ ہرگز نہ کریں۔ وہ ماریں کھاتے تھے

ظلم پہ ظلم

سہتے تھے مگر بالمقابل ہاتھ نہ اٹھا سکتے تھے۔ دشمن خواہ کتنی تکلیف دے ان کو مقابلہ کی اجازت نہ تھی اور یہ نظارہ دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔ مگر ہمارے زمانہ میں جرمن قوم جس قربانی کا ثبوت دے رہی ہے اس سے بھی ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اخبار پڑھتے وقت اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اور جو بھی اچھی بات نظر آئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو اخبار پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقت کا ضیاع ہوگا۔ ہاں اگر عبرت حاصل کی جائے اور جب پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو سزا دی گئی ہے تو دعا کریں کہ خدایا ہمیں ایسا نہ بنیو۔ اور جب یہ پڑھیں کہ کسی نے کوئی نیکی کی ہے یا کسی کو انعام ملا ہے تو دعا کریں کہ خدایا ہمیں بھی یہ دے میں تو تیرا بندہ ہوں۔ جب یہ خوبی تیرے دشمنوں میں موجود ہے تو مجھ میں کیوں نہیں۔ جب آدمی اخبار پڑھے تو ہر نیکی اور ہر خوبی جو اسے دوسروں میں نظر آئے اس کے متعلق یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھ میں بھی یہ خوبی پیدا ہو جائے اور فلاں بدی سے محفوظ رہوں۔ تو اس طرح اس کا اخبار پڑھنا بھی دینی کام ہو جائے گا مگر

دعا کرنے کے یہ معنے نہیں

کہ ہر بات پہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ بلکہ پڑھتے پڑھتے ہی دل میں یہ دعا کرے کہ خدایا یہ نیکی اور خوبی مجھ میں بھی پیدا ہو جائے اور اس بدی سے مجھ کو بچانا۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کا اخبار پڑھنا بھی ایک دینی کام ہوگا اور دینی خدمت ہوگی۔ مومن کو چاہیئے کہ وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اخبار پڑھنے پر جو وقت صرف ہوتا ہے اس سے اس رنگ میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ غرض ہمارا فرض ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی حقیقی طور پر فائدہ اٹھائیں اور خواہ عملی طور پر ان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔ لیکن ان خوبیوں کو جو دوسروں میں نظر آئیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش ضرور کرتے رہنا چاہیئے تا آہستہ آہستہ عمل کی توفیق بھی مل سکے اور جب موقعہ آئے ہم

دین کے لئے مفید وجود

ثابت ہو سکیں۔ لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ ابھی اس کی کیا ضرورت ہے ابھی تو ہمارے لئے ان باتوں کا کوئی موقعہ نہیں جب موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ تو ایسا شخص موقعہ آنے پر بھی کچھ نہیں کر سکے گا۔ جو اخلاق لڑائی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بے شک ان پر عمل کا ہمارے لئے موقعہ نہیں۔ لیکن بہرحال دوسروں کے اندر ان کے موجود ہونے کی خبر کو پڑھ کر یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ خدایا اس کے لئے میرے دل کو تیار کر دے تا جب تیرے دین کے لئے لڑائی کا موقعہ آئے تو مجھ سے یہ خلق ظاہر ہو۔ غرض اس کے لئے قلب کو تیار کرنا چاہیئے۔ تا کہ جب موقعہ آئے تو دوسروں سے بہتر نمونہ ہم پیش کر سکیں اور دیکھو دعا کے ثابت نہ ہوں کچھ عرصہ ہوا

مجھے الہام ہوا تھا

کہ ؎

روز جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے

اس کے معنے یہی ہیں کہ فیصلہ کا وقت عنقریب ظاہر ہونے والا ہے مگر جماعت کے لئے ابھی بڑا فیصلہ طے کرنا باقی ہے۔ بہت سی تربیت ابھی باقی ہے اور بہت سے کام سیکھنے ہیں جنہوں نے وہ راہ طے کی ہوگی وہ روز جزا آنے پر انعامات پائیں گے۔ اور جنہوں نے نہ کی ہوگی وہ محروم رہ جائیں گے اس راہ کو طے کرنے والے جب انعامات پا کر واپس لوٹ رہے ہوں گے تو وہ جنہوں نے ابھی راہ طے نہیں کی ہوگی ان کو راستہ میں جاتے ہوئے ملیں گے اور چاہیں گے کہ ان کے ساتھ ہو لیں اور اس طرح اپنے آپ کو ان انعامات میں شریک کر لیں۔ منافقوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب مسلمان مال غنیمت لے کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کو ملتے اور اپنے آپکو ان کے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ روز جزا کے آنے سے پہلے پہلے تیاری مکمل نہ کریں گے وہ انعام پانے والوں کو راستہ میں مل کر چاہیں گے کہ اپنے آپ کو بھی ان انعامات میں حصہ دار بنا لیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے

جماعت کو توجہ دلائی ہے

کہ ہر احمدی کو روز جزا کے آنے سے پہلے پوری طرح تیاری کرنی چاہیئے اسی صورت میں وہ انعامات کے مستحق ہو سکیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسروں کے انعامات میں حصہ دار ہو سکیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی انعام ملتے ہیں وہ تقسیم نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ دنیوی اموال کو تو تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سب کو حصہ دار بنایا جا سکتا ہے۔ مگر روحانی انعامات کے متعلق ایسا نہیں وہ تقسیم نہیں کئے جا سکتے بلکہ وہ اسے ہی ملیں گے جو اپنے اعمال سے اپنے آپ کو ان کا اہل ثابت کرے گا۔ پس جو پہنچ جائیں گے وہ پا لیں گے مگر جو رہ جائیں گے وہ منافقوں کی طرح رستہ میں مل کر چاہیں گے کہ اپنے آپ کو بھی ان انعامات میں شریک کر لیں مگر ایسا کر نہ سکیں گے۔ دنیوی انعام مخالفوں کو بھی بعض اوقات مل جاتے ہیں مگر

روحانی انعام

بالکل علیحدہ چیز ہے۔ دنیوی انعام بعض اوقات نااہل کو بھی مل جاتا ہے مگر روحانی اسی کو ملتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔ دیکھو مسلمانوں میں بادشاہت بنو امیہ کو مل گئی مگر صحابہ کرام کی اولادوں کو نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیوی حکومت بھی دے تو دی تا دنیا داروں پر حجت ہو سکے مگر یہ اصل انعام صحابہؓ کی قربانیوں کا نہ تھا مومن کے لئے اصل چیز خدا تعالیٰ کا قرب ہی ہے یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ دینی قربانیوں کے بدلہ میں دنیوی انعامات بھی دے یہ چیزیں وہ بعض اوقات دے بھی دیتا ہے اور بعض اوقات کمزوروں کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ ایک دفعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

مال غنیمت آیا تو آپؐ تقسیم کرنے لگے۔ ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے فلاں شخص کو کچھ نہیں دیا۔ میرے نزدیک تو وہ مخلص آدمی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مخلص آدمی ہے۔ وہ شخص اصرار کرتا رہا کہ وہ مخلص ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب دنیوی مال تقسیم ہوتے ہیں تو بعض دفعہ ان لوگوں کو ترجیح دے دی جاتی ہے جو دین میں ادنیٰ ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دوسروں کے دین کی پروا نہیں کی جاتی۔ گویا آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ اخلاص کے لحاظ سے تم اس کا جو مقام سمجھتے ہو وہ درست ہے اور اس وجہ سے میں نے اسے کچھ نہیں دیا۔ تو یہ بات نہیں کہ جتنا بڑا مقام کسی کو قرب الٰہی کا حاصل ہوتا ہے اتنا ہی بڑا اسے دنیوی انعام ملتا ہے بے شک بعض کو دنیوی انعام بھی مل جاتا ہے مگر بعض کو نہیں ملتا۔

بعض انبیا ایسے ہوتے ہیں

جن کو فاقے آئے تھے اور بعض بادشاہ بھی ہوئے ہیں جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام۔ یہی حال اولیاء امت کا ہے۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ بہت فاخرہ لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض اوقات ان کا ایک ایک کپڑا ایک ایک ہزار دینار کا ہوتا تھا۔ مگر وہ فرماتے تھے کہ میں اس وقت تک کپڑا نہیں پہنتا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہیں فرماتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات کی قسم کہ تو فلاں کپڑا پہن۔ لیکن ہزاروں اولیا ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے غربت میں اپنی عمر گذار دی۔ پس یہ ضروری نہیں کہ مومن کو دنیوی انعامات بھی ملیں بعض دفعہ مل بھی جاتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں بھی ملتے مگر نہ ملنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا ایمان اس پایہ کا نہیں جس پایہ کا ایمان اس شخص کا ہے جسے دنیوی انعام ملا ہے۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اولادوں کو کوئی حکومت نہیں ملی اور ملی تو بنو امیہ کو مل گئی۔ حالانکہ یزید بھی انہی میں سے تھا جو دین کے ساتھ استہزاء کیا کرتا تھا۔ اور جس نے گانا بجانا بھی جائز کر دیا تھا۔ حالانکہ وہ مقام اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا تھا۔

ملایا کے وزیر اعظم ٹنکو عبدالرحمٰن کی مسجد احمدیہ ہیگ میں تشریف آوری

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ——— ربوہ

مورخہ ۲۶ مئی (۱۹۶۰ء) ہز ایکسی لینسی ٹنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملایا ہیگ کی مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت اور جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد نے آپ کا استقبال کیا۔ سٹنگ ہال میں آپ کا تعارف معززین سے کروایا گیا۔ جو خاص طور پر اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان معززین میں عرب جمہوریہ کے سفیر، عالمی عدالت کے جج جناب بیضاوی (Badawi) پاکستانی ایمبیسی کے کونسلر اور ...... حکومت انڈونیشیا کا نمائندہ شامل تھے چند ایک مقامی احمدی بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ جن میں ڈاکٹر ملاما آف ٹراپیکل انسٹی ٹیوٹ ایمسٹرڈم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے معزز مہمان کا استقبال کرتے ہوئے مختصر طور پر ان شاندار خدمات کا تذکرہ کیا جو ٹنکو عبدالرحمٰن نے اپنے ملک کی ترقی اور بہبودی کے سلسلہ میں آزادی حاصل کرنے سے قبل کیں اور اب تک سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے حالیہ کامن ویلتھ کانفرنس میں انسانی حقوق کی خاطر جو جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس کا بھی کسی قدر تذکرہ کیا

حافظ قدرت اللہ صاحب نے احمدیہ مشن کی طرف سے معزز مہمان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ وزیر اعظم مسجد احمدیہ میں تشریف لائے محترم حافظ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کی محفل میں شریک ہونے والے اگرچہ مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اخوت اسلامی کا رشتہ انہیں یکجا کرنے کا باعث ہے یہ وہ سبق اخوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سکھایا تھا اور اسی کا باعث وہ آج بھی ممتاز ہیں۔ لیکن آنحضرت صلعم نے اخوت اسلامی کی دعوت کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ اس کا دائرہ دنیا کی تمام قوموں تک وسیع کر دیا ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں جماعت احمدیہ نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا انتظام قائم کر رکھا ہے۔ مکرم حافظ صاحب نے اختصاراً ہالینڈ میں مشن کی مساعی کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ تیرہ سال قبل ہم نے اس مشن کا آغاز بہت چھوٹے سے مکان سے کیا تھا اور اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی شاندار مسجد بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت نے دنیا کے مختلف مقامات پر مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور کئی ایک مقامات پر نئی مساجد بن رہی ہیں۔ صرف یورپ میں اس وقت تک جرمنی میں دو، ہالینڈ میں ایک اور لنڈن میں ایک مسجد موجود ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ اور سکنڈے نیویا میں مساجد کی تعمیر کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

آپ نے تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ کام کی وسعت کے مقابل ہمارے ذرائع آمد نہایت محدود ہیں۔ لیکن اسکے باوجود خدا تعالےٰ کی نصرت شامل حال رہی اور آپ جیسی عظیم المرتبت ہستیوں کی ہمت افزائی اور اخلاقی مدد جاری رہی تو ہم بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائینگے

بعد ازاں محترم حافظ صاحب نے عزت مآب وزیر اعظم ملایا کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن پیش کیا جسے موصوف نے نہایت مسرت سے قبول فرمایا۔

وزیر اعظم ملایا نے امام مسجد ہالینڈ کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین سے ملاقات پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کبھی میں بیرونی ممالک میں جاتا ہوں وہاں مساجد میں ضرور جاتا ہوں۔ .... چنانچہ آپ نے مسجد لنڈن اور برلن میں اپنے جانے کا ذکر کیا۔ آپ نے اسلام کی خوبیوں کو سراہتے ہوئے خاص طور پر اسلامی اخوت کے اصول کا ذکر کیا۔

بعد ازاں عزت مآب وزیر اعظم نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ واضح رہے کہ وزیر اعظم ملایا کی تشریف آوری سے تین روز قبل مورخہ ۲۳ مئی کو سرینام (Surinam) (ڈچ گی آنا) کے بڑے مسلم لیڈر مسٹر اسلام رمضان جو وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں مسجد میں تشریف لائے۔ اس موقع پر سرینام کے بہت سے دوست موجود تھے۔ انہیں اسلامی اخوت کے نشان کے طور پر قرآن کی ایک کاپی پیش کی گئی۔

مسٹر اسلام رمضان نے ہمارے مشن کی مساعی کو ... قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس بارہ میں ہر ممکن امداد کا اظہار فرمایا۔

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

توجہ فرمائیں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لاہور ڈویژن کے خدام کی تعلیمی و تربیتی کلاس مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۰ء سے ۱۷ جولائی ۱۹۶۰ء تک مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

اس کلاس کے انعقاد کا اصل مقصد خدام میں قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنا اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ تا وہ قوم اور ملک کیلئے مفید وجود بن سکیں۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

(معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے

ضروری اعلان

بعض مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے یہ لکھا گیا ہے کہ رسالہ "ہمارا رسول" چونکہ انہیں وقت پر نہیں مل سکا اس لئے وہ ۱۲ جون کو امتحان کا اہتمام نہیں کر سکیں ایسی مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنے طور پر امتحانی پرچہ مرتب کر کے اگلے اتوار یعنی ۱۹ جون کو بچوں کا امتحان لے لیں اور امتحان کے بعد امتحانی پرچہ اور بچوں کے جوابات فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم اطفال)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان محترم خواجہ عبدالحق صاحب قریباً پندرہ یوم بیمار رہ کر ۶ جون کو ½ ۱۰ بجے شب گوجرہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ پانچوں وقت باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ مورخہ ۷ جون کو آپ کی نعش ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

خاکسار عبدالکریم خالد گوجرہ ضلع لائلپور حال ربوہ

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں اندنوں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کے کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ——— اور ——— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط نمبر ۱۰)

زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ

تیسری عبادت زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ ہے عام طور پر انفاق فی سبیل اللہ کے معنی صرف مال خرچ کرنے کے سمجھے جاتے ہیں حالانکہ قرآن کریم نے خود وضاحت فرمائی ہے کہ اس سے مراد وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہے اس لحاظ سے خدا تعالےٰ کی ہر نعمت جو کسی کو عطا کی گئی ہو۔ مومن پر لازم ہے کہ اسے خدا کی راہ میں دوسروں پر خرچ کرے۔ اس میں جان، مال وقت، عزت، مرتبہ، علم، صحت ہر قسم کی علمی اور دماغی برتری شامل ہے محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ محبوب کے لئے جو کچھ پاس ہو سب قربان کر دیا جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ بندوں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بندے کہیں گے۔ اے مالکوں کے مالک تو کب بھوکا تھا کب پیاسا تھا اور کب ننگا تھا کہ ہم نے تجھے کھانا نہ دیا پانی نہ پلایا اور کپڑا نہ پہنایا۔ تو خدا تعالےٰ کہے گا۔ کہ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا۔ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا۔ میرا فلاں بندہ ننگا تھا۔ تم نے انہیں کھانا نہ کھلایا۔ پانی نہ پلایا کپڑا نہ پہنایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھئے کہ خدا کی مخلوق کے متعلق فرمایا کہ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ۔ اَلْخَلْق فرما کر اس میں کافر و مومن پاکباز و گنہگار کسی کی کوئی تمیز باقی نہیں رکھی۔ بلکہ ہر محتاج کو بلا استثناء اللہ کی عیال قرار دیا اور ان کے ساتھ جو سلوک فرمایا۔ وہ نہایت درجہ عجیب ہے۔ حضورؐ کے پاس لاکھوں اور کروڑوں روپیہ آیا۔ غنیمت کا بے شمار مال آیا۔ اونٹ گھوڑے۔ بھیڑ بکریاں کا کوئی حساب نہ رہا۔ ان چوپایوں سے وادیاں بھر جاتی تھیں لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کبھی حضورؐ نے کسی کو نہ کہی ہو فرزدق نے تو حضرت امام زین العابدین کی تعریف میں یہ شعر کہا تھا کہ ؎

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاءُهٗ نَعَمٗ

لیکن حقیقتاً اور بغیر کسی ذرہ مبالغہ کے یہ شعر سرور دو عالم اجود الناس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتا ہے میں نے ایک شخص کو ایک مرتبہ یہ کہا کہ اگر سوشلزم اور کمیونزم کی ساری فلاسفی کو اس کے آخری لفظ تک صحیح تسلیم کر لیا جائے اور ذاتی جائیداد کی ساری Institution کو ناجائز اور غلط بھی قرار دیا جائے تو پھر بھی خدا تعالےٰ کا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ارشاد کہ وَلَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سو فیصدی سچا ثابت ہوتا ہے۔ یہ محمد ہی تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے ہاتھوں میں ٹنوں سونا منوں چاندی ہزاروں گھوڑے لاکھوں بھیڑ بکریاں سارا ملک عرب اور اس کی چراگاہیں اور اس کے باغات آئے لیکن پھر بھی آپ کے گھر میں دو دو مہینے آگ نہ جلی آپ نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی کبھی نہ کھائی۔ آٹھ نو بیویاں تھیں۔ انہوں نے دنیا کی زینت یا حیوٰۃ الدنیا کیا مانگنی تھی ان کی گودیں بچوں سے خالی تھیں ان کے جسموں پر کوئی زیور نہ تھا ان کے جسموں پر خز و دیبا نہ تھا کبھی حصے میں کوئی کپڑا آگیا اور انہوں نے کسی دیوار پر بھی لٹکا دیا تو حضور کی آنکھوں نے اسے پسند نہ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وجود پر سے دنیا کی نعمت اس درجہ پرے کر رکھی تھی۔ کہ ازواج مطہرات کی اس حالت پر بھی خدا کی طرف سے آیت نازل ہوئی

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا

اور ہماری امہات مطہرات میں سے ایک نے بھی پسند نہ کیا کہ اس غربت و افلاس پر امارت اور دنیا کی نعمت کو کسی رنگ میں بھی ترجیح دیں وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے یہ غربت و افلاس دنیا کی بادشاہتوں سے زیادہ عزیز تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا کی محبت سے بھرا ہوا دل تھا۔ جس کا پرتو ہر وقت ہماری پاکباز ماؤں پر پڑتا تھا حافظ نے کیا خوب فرمایا ؎

اے گدائے خانقاہ باز آکہ در دیر مغاں
می دہند آبے و دلہا را توانگر می کنند

یہ سوچنے والی بات ہے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری حیات طیبہ کو دنیوی میزانوں پر پرکھا جائے تو نظر آتا ہے کہ آپ کو مال و منالِ دنیا سے بڑا تعلق ہونا چاہیئے تھا۔ آپ کے ہاں آٹھ بچے پیدا ہوئے جو سب آپ کی آنکھوں کے سامنے فوت ہوئے اگر ایک دنیادار فاتح کے ساتھ یہ معاملہ پیش آتا تو پھر وہ اپنی راحت۔ مال کے استعمال محلات اور تخت و تاج میں ڈھونڈتا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو کبھی کوئی تاج پہنا اور نہ محلات بنائے۔ مٹی کے وہی جھونپڑے جو مدینہ پہنچ کر حضورؐ نے بنوائے تھے اور جن میں کھڑے ہوں تو سر چھت کو لگتا تھا۔ اور جن کی چوڑائی چھ سات فٹ سے زیادہ نہ تھی۔ آپ کا آخری سانس بھی انہیں جھونپڑیوں میں جان آفریں کے سپرد ہوا۔ آپ نے فرمایا:۔ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ ایک دفعہ سونے کی ایک ڈلی گھر میں رہ گئی جو تقسیم کے وقت حضورؐ کو یاد نہ رہی تھی۔ حضورؐ نماز پڑھا کر تیر کی طرح گھر گئے اور نہایت تیزی سے واپس آئے اور آکر فرمایا کہ ایک ڈلی تقسیم کرنے سے رہ گئی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ اگر میں فوت ہو جاتا تو کیا میں اپنے خدا سے بدظن جاتا۔ ایک سائل آیا۔ ایک وادی میں حضور کی بھیڑ بکریاں چر رہی تھیں اس نے کہا یا رسول اللہ یہ سب مجھے دے دیں۔ حضور نے فرمایا لے جاؤ اور اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہوتا تو میں وہ سب دے دیتا ساری عمر حضور پر کبھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی کیونکہ کبھی چالیس درہم بھی حضور نے ایک سال کیلئے اپنے پاس جمع نہ رکھے تھے۔ کون ہے۔ جس کو اس قدر مال ملا اور پھر اس نے عیال اللہ پر اس طرح خرچ کیا۔ سچ یہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مومنوں ہی کے لئے نہیں تمام انبیاء کے لئے بھی اُسوہ حسنہ قائم کیا۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا تھا:۔

لَوْ كَانَ مُوْسٰی وَ عِيْسٰی حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ

خدا کی راہ میں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا یہ انداز دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ خدا نے آپ کو عرب کے ایک بڑے خاندان میں پیدا کیا اور جب آپ کو سارے عرب پر غلبہ حاصل ہو گیا تو وہ کون سردار تھا۔ جو آپ کے ساتھ تعلق کو اپنے لئے موجب صد فخر و ابتہاج نہ سمجھا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سرداروں سے کیا کام تھا۔ آپ کو اہل بیت بنانے کے لئے سارے عرب میں سے بلال اور سلمان اور عبد اللہ بن ام مکتوم جیسے عاجز نابینا اور محتاج لوگ ہی ملے تھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ غریب امیروں سے پانچ سو سال جنت میں پہلے جائیں گے۔ اور فرمایا الفقر فخری

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیاں حضرت عثمان غنی رضؓ کو بھی دیں اور ایک کا رشتہ حضرت علی رضؓ سے کیا۔ لیکن اپنی پھوپھی زاد کا رشتہ ایک پست قد پست بینی سیاہ فام زید سے حضرت زینب کے والدین کی خلاف مرضی بھی کر دیا تھا۔ مقداد بن اسود رضؓ ایک مشہور صحابی ہیں۔ بہت سے صحابہ ان کے اس فقرہ پر رشک کیا کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں ہمارے پرانے جہد نامے کیوں یاد دلاتے ہیں۔ وہ تو ہم نے اس وقت کئے تھے جب ہم حضور کو جانتے نہ تھے۔

اب ہم حضور کے دائیں بھی لڑیں گے۔ بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن حضور تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روندتا نہ پہنچے۔ اس مقداد کو ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ حضرت مقدادؓ نے نہایت سادگی سے فرمایا کہ آپ کے ہاں لڑکی ہے آپ ہی مجھے دیدیں۔ حضرت مقدادؓ لمبے قد کے سانولے سے رنگ کے نصف قطر کا گول پیٹ رکھتے تھے حضرت عبدالرحمٰنؓ نے ان کی بات کو سخت بُرا منایا۔ حضرت مقدادؓ سیدھے اپنے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور سارا واقعہ کہہ سنایا حضور نے فرمایا اور کوئی دے نہ دے میں اپنی بنت عم تمہیں دیتا ہوں اور پھر اپنی بنت عم کا رشتہ ان سے کر دیا۔ دنیا میں مال بھی بعض لوگ لٹاتے ہیں۔ لیکن اس لٹائے ہوئے مال سے عزت خریدتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کفو جو حضور کو صد ہا لشت سے حاصل ہوا تھا وہ کفو جو حضورؐ نے دنیوی لحاظ سے عرب کا بادشاہ بن کر حاصل کیا تھا۔ اور خدا کی زیر دست مخلوق پر اس طرح بے دریغ لٹایا کہ خدا کی قسم آپؐ کی ان قربانیوں کی مثال ساری دنیا کے نبیوں تمام صدیقوں تمام شہیدوں تمام نبیوں، قطبوں اور غوثوں کو جمع کر لیں تو ان سے بھی نہیں مل سکتی۔ یہ تھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدا کی راہ میں زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کی مثال ؎

در دلم جوشد ثنائے سرور عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار

حج

چوتھی عبادت حج ہے۔ عبادت نماز میں اپنے محبوب کے دیدار کا شوق نمایاں ہے۔ اور اس شوق کی وجہ سے وہ اضطراب بھی اس کا جزو ہے۔ جو ارکان نماز اور رکعات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں عجز بھی ہے اور سجدہ کی صورت میں انتہائی تڑپ اور تلاش کی وہ کیفیت بھی موجود ہے جس کا کامل اظہار حج میں ہوتا ہے۔ روزے میں انسان اپنا کھانا پینا چھوڑ کر اپنی دل کی بے چینی اور بڑھاتا ہے اور آخری ایام ماہ صیام میں پھر زیادہ بے چینی اور بے قراری ظاہر کرتا ہے جس میں تلاش وجستجو کمال کو پہنچتی ہے۔

حج اس تلاش وجستجو کا انتہائی اور آخری مظاہرہ ہے۔ سالک راہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ اس کا محبوب ایک مقام پر کسی عاشق صادق پر جلوہ گر ہوا تھا تو سالک دیوانہ وار برہنہ پا برہنہ سر اپنے بیوی بچوں اعزہ و اقارب اپنے مال و دولت اور وطن کو چھوڑ کر نہ سردی دیکھتا ہے نہ گرمی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے اور اس گھر کے گرد جہاں خدا تعالیٰ ظاہر ہوا تھا بے اختیار گھومنے اور دوڑنے لگ جاتا ہے اور آواز دینے لگتا ہے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ یعنی اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تو یگانہ ہے میں تجھ سا کوئی نہیں پاتا۔ تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور تمام فرمانروائیاں تیری ہیں۔ تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

یہ عبادت ایسی عبادت ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک معمولی سی عقل کا انسان بھی یہ دیکھ سکتا ہے۔ کہ ہردوار کعبہ کے مقابلہ میں کسی صورت میں بھی پاک کر دینے کا تیرتھ نہیں بن سکتا۔ میں نے ایک دفعہ ایک ہندو وکیل کو حج بیت اللہ کی تفصیل سنائی۔ تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور کہنے لگے کہ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں وہاں جاؤں تو اپنے حواس کھو بیٹھوں اور پاگل ہو جاؤں۔ ہردوار میں گنگا اپنے مصفی پانی کے ساتھ بہتی ہے وہ سرسبز پہاڑی علاقہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں وہ ایک اچھا قدرتی منظر ہے لیکن وہاں محبت کی تپش کس طرح پیدا ہو سکتی ہے؟ عیسائیت میں ایسی اجتماعی اور ایسے جذبات پیدا کرنے والی کوئی عبادت نام کو بھی نہیں۔ اور وہاں تو عبادتیں اور ساری شریعت لعنت ہیں۔ اس لئے اس جوش و اضطراب سے دوڑ دوڑ کر خدا کو تلاش کرنے کی وہاں کوئی گنجائش ہی نہیں۔ غرض تلاش اور جستجو میں جو آگ بیت اللہ کے گرد گھومنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا قیاس کرنا مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تلاش وجستجو کی کیفیت کو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں یوں بیان فرمایا ہے۔ کوئی شخص جو صاحب حال نہ ہو اس کیفیت کو اس سوز و درد اور اس عاشقانہ تڑپ سے بیان نہیں کر سکتا۔ دراصل حضور علیہ السلام گفتہ آید در حدیث دیگراں کے رنگ میں اپنا ہی حال بیان فرماتے ہیں ؎

گیا خانہ کعبہ میں کرنے طواف
مسلمان بنا پاک دل بے خلاف
لیا اس کو فضل خدا نے اٹھا
ملی دو نو عالم میں عزت کی جاہ
اگر تو بھی چھوڑے یہ مُلک ہوا
تجھے بھی یہ رتبہ کرے وہ عطا
تو رکھتا نہیں ایک دم بھی رہا
کہ بیوی سے اور بچوں سے ہو جدا
مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار
ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر
کہ ہے اس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر
محبت کی تھی سینہ میں اک خلش
لئے پھرتی تھی اس کو دل کی تپش
کبھی مشرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں
مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار
ادا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات
وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات
کہا نیند کی ہے دوا سوز و درد
کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد
وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں
وہ دل دل نہیں جو کہ بریاں نہیں
تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا
مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز
مگر کون پوچھے بجز عشق باز
جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار
جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہی زندہ ہو جاتے ہیں

احباب محسوس فرمائیں گے کہ اسلام کی جملہ عبادات خدا تعالےٰ کے حضور ایک قسم کی تمثیلیں ہیں۔ سالک ایک غیر مرئی وجود کو متشخص محسوس کرتا ہوا اس کے حضور عشق کی ساری اداکاریاں کرتا ہے حج آخری اداکاری ہے۔ اس میں وہ اپنے آپ کو تمثیلی طور پر قربان بھی کرتا ہے اور اپنے نفس کی بجائے بکری گائے اونٹ کا فدیہ انہیں ذبح کر کے پیش کرتا ہے۔ اس قربانی کے پیچھے سالک کے قلب میں جو جذبات موجزن ہوتے ہیں۔ نفسیاتی لحاظ سے ان کا اندازہ کرنا آسان بات نہیں ہے۔ حج کے تمام مناسک اور اس کی تمام رموز کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ طواف۔ سعی۔ سر کا منڈانا۔ تپتے میدان میں صبح سے شام تک کھڑے ہو کر نہایت بے قراری سے دعائیں کرنا۔ قربانی دینا یہ سب چیزیں دل کو تلاش کی انتہا تک پہنچا دیتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنا چہرہ ہر سچے حاجی کو دکھا دیتا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حج بیت اللہ کرے اور اس کے بعد کسی گناہ کی طرف توجہ نہ کرے تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ دنیا میں معصوم آیا اور خدا کے پاس معصوم ہی گیا۔

مقبول حج حاجی کے سارے گناہ معاف کرا دیتا ہے۔ اگر سچے دل سے کوئی شخص تڑپ کر اس طرح اپنے پیدا کرنے والے کو پکارے اور کہے۔ اے میرے پیارے میں حاضر ہوں تو کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی ملاقات کی ساری راہیں اس پر کھول دے۔ اس نے خود قسم کھا کر یہ وعدہ کیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی وہ لوگ جو ہمیں تلاش کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ضرور ان پر اپنی راہیں کھول دیں گے۔ یہی ایام حج ہیں

مومن اگر حج کی ساری عبادات اور اس کے سارے مناسک کو مدنظر رکھ کر کما حقہٗ اس عبادت کو بجا لائے تو ممکن ہی نہیں کہ خدا اس کے لئے اپنے چہرے سے پردہ نہ ہٹائے۔ کیا یہ عبادت اسلام نے مشرکین سے مستعار لی؟ کیا ان کے اندر یہ کیفیت پیدا ہو سکتی تھی؟ ظاہر ہے کہ لات، منات عزیٰ و ہبل کے پوجنے والے ان بتوں کے لئے تڑپ سکتے ہی نہ تھے۔ یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق جنون انگیز کا کرشمہ تھا کہ آپؐ نے نسل انسان پر یہ احسان فرمایا کہ یہ عبادت بھی ان کے لئے مقرر فرما دی۔ — مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا میں زاد راہ اور صحت شرط ہے۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ خدا طلبی کی سچی تڑپ شرط اولین ہے۔ ورنہ وہاں جاتے تو وہ بھی ہیں جو وہاں اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کی بجائے اللھم بلیک پکارتے ہیں اور مدعا ہر ایک کو وہی ہے۔ جس کی وہ نیت کر کے جاتا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔

حج تمام دنیا کے مسلمانوں کے ملی مقاصد میں اتحاد پیدا کرنے اور ان کی عبادات میں انتہائی خلوص پیدا کرنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے دعائے ابراہیم کی وجہ سے مکہ مکرمہ کو امن اور سلامتی کا گھر بنایا ہے۔ یہ مقام اُمّ الکتب ہمیشہ رہنے والی شریعت یعنی قرآن پاک کے

...زلوں کی جگہ ہے۔ یہ مقام تمام دین و دنیا کی برکتوں کا مرکز ہے اس لئے جس نیت کے ماتحت انسان وہاں جاتا ہے وہ اسے ضرور مل کر رہتی ہے۔ وہ سالک راہ جس نے نمازیں سوز و گداز سے پڑھیں جس نے خدا طلبی کے لئے روزے کی کلفت برداشت کی۔ جس نے اس کا منہ دیکھنے کے لئے اپنی ہر قوت اور دنیا کا مال اس کی راہ میں لٹا دیا۔ اس کی طلب و جستجو وہاں پہنچ کر اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ حج اور اس کے مناسک کی ہر ہر ادا رہوار شوق کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔

غرض عبادت حج مومن کو خدا کے روبرو کر دیتی ہے۔ خدا اپنے چہرے سے پردہ ہٹا دیتا ہے اور محبت کا یہ انجام کیسا مبارک باد ہے و نعم ما قال اللہ عزوجل۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا
حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۵

(زمر آیت ۷۳) (باقی)

نیپال میں چینی اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے

بھارت کے خلاف مہم زوروں پر

نئی دہلی ۹ جون کھٹمنڈو سے آنے والی اطلاعات کے مطابق وہاں بھارت کے خلاف مہم ان دنوں زوروں پر ہے۔ نیپال کی قریباً سبھی جماعتیں اس مہم میں شامل ہیں کمیونسٹ کارکن بھی اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان جماعتوں کو پوری پوری مدد دے رہے ہیں۔

اس کے برعکس نیپال میں چینی اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ چین اور نیپال کے درمیان حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کے تحت چین نیپال میں عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی غرض سے ایک کارخانہ اور ایک سیمنٹ کی فیکٹری قائم کر رہا ہے۔ اس کام پر چینی فنی ماہرین مامور ہیں۔ نیپالی ٹیکنیشنز بھی ان منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ نیپال کے اخبارات نے آل انڈیا ریڈیو کے نیپال سے متعلق نشریات پر بھی اعتراض کیا ہے۔

نیپال کی حکمران جماعت کی اس ہفتہ ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمیتوں کے وزیر مسٹر بی پی کوئرالہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ نیپال کی پہاڑیوں میں صنعتوں کے قیام کے لئے مناسب اقدامات کریں اور ترائی میں جہاں بھارتی مزدور میسر آتے ہیں نئی صنعتوں کے قیام سے گریز کریں قریباً سبھی نیپالی اخبارات سوائے دو اخبارات کے بھارت کے خلاف ہیں اور وہ بھارت پر رجوع الارضی رکھنے کا الزام عائد کرتے ہیں۔

ضروری اعلان

الفضل کے جملہ معزز خریداران کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر دس جون کے بعد ان کے شہر کا ایجنٹ اخبار الفضل انہیں تقسیم نہ کرے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اخبار الفضل کا نہ تو بل ادا کیا ہے اور نہ سابقہ بقایا کی ادائیگی کی طرف ہی توجہ دی ہے اور دفتر ہذا نے مجبوراً ان کے نام اخبار بھیجنا بند کر دیا ہے۔ (مینیجر الفضل)

بنیادی جمہوریتوں سے متعلق ملازمین کیلئے دو ہفتے کی تربیت کا پروگرام

حکومت مغربی پاکستان نے ڈویژنل کمشنروں کو ہدایات جاری کر دیں

میرپور خاص ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بنیادی جمہوریت کے ارکان کی طرح جمہوریتوں سے متعلق سرکاری ملازمین کو بھی دو ہفتے کی تربیت دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں صوبائی حکومت نے ڈویژنل کمشنروں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ مختلف افسروں کو اس تربیت کے لئے نامزد کریں۔ ان ملازمین کو طے شدہ پروگرام کے مطابق تربیت دی جائے گی۔

ان سرکاری ملازمین میں تحصیلدار نائب تحصیلدار، امداد باہمی کے انسپکٹر اور سب انسپکٹر ایگریکلچرل اسسٹنٹ پی ڈبلیو ڈی کے اوورسیر۔ آبپاشی کے ضلعدار۔ سکول کے انسپکٹر۔ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر انچارج اور ویکسی نیشن کے انسپکٹر۔ اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سیکرٹری ٹیکس انسپکٹر میونسپل کمیٹیوں کے سینیٹری انسپکٹر اور قومی تعمیر کے محکموں کے اعلیٰ عہدوں کے حامل ملازمین شامل ہوں گے۔ مغربی پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے اراکین اور چیئرمینوں کی تربیت کے لئے جو چار سو مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں ۵ مارچ تک چوبیس سو ارکان تربیت حاصل کر چکے ہیں۔

غلام محمد بیراج کے علاقے میں موگوں کی تعمیر

لاہور ۸ جون۔ گورنر مغربی پاکستان کی مشاورتی کونسل نے کل ایک آرڈیننس کے مسودے کی منظوری دے دی۔ جو آبپاشی سندھ (مغربی پاکستان ترمیمی) مجریہ ۱۹۶۰ء کہلائے گا۔ اس آرڈیننس کے تحت حکومت نے غلام محمد بیراج کے علاقے میں نئے موگوں کی تعمیر اور انہیں بہتر بنانے کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔

یہ آرڈیننس مارچ ۱۹۵۵ء سے نافذ العمل متصور ہو گا۔ تاکہ جن موگوں کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ وہ بھی ضابطہ کے تحت آجائیں صوبائی محکمہ آبپاشی کے جائزے کے مطابق تمام علاقے میں ایک ہزار تین سو تینتیس موگے تعمیر کئے جائیں گے۔ ان میں سے چار سو اکیس مکمل ہو چکے ہیں جن پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ غلام محمد بیراج کی ستائیس لاکھ ایکڑ اراضی کو چار نہروں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے۔ جن میں سے دو موسمی اور دو دوامی نہریں ہیں۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ اس سے قبل طغیانی کی نہروں اور موگوں کی تعمیر اور درستی کی ذمہ داری کاشتکاروں پر چھوڑ دی جاتی تھی۔ لیکن چونکہ مالکان اراضی پانی کے استعمال میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ اس لئے یہ طریقہ اس علاقہ کی ترقی کے لئے مفید ثابت نہ ہوا۔ ۱۹۴۹ء میں لائیڈ بیراج کے علاقوں میں موگوں کی تعمیر کے قانون کا مسودہ تیار ہوا۔ لیکن اس پر عمل نہ ہو سکا۔ تاہم ۱۹۵۷ء میں اس تجویز پر دوبارہ غور کیا گیا۔ اور بعد میں ریونیو بورڈ نے غلام محمد بیراج کے علاقے میں اسی طرح کے موگوں کی تعمیر کی تجویز پیش کی۔ گورنر کی مشاورتی کونسل نے غور و خوض کے بعد اس تجویز کو مکمل کر لیا ہے۔

فضائی سفر میں فوجیوں کے لئے مزید سہولتیں

کوئٹہ ۹ جون۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے کوئٹہ کے فوجی حکام کے لئے سفر میں اور سہولتیں دے دی ہیں۔ یہ حکام ڈیوٹی پر ہوں یا نجی طور پر مغربی پاکستان میں کہیں جا رہے ہوں۔ انہیں ٹورسٹ کلاس میں ۲۵ فیصدی چھوٹ کے ساتھ ذاتی سفر پر مزید دس فیصدی کی رعایت دی گئی ہے۔

۸۱ پونڈ کی رسولی نکالی گئی

نئی دہلی ۹ جون۔ جگادھری کے سول ہسپتال میں گزشتہ ہفتے ایک باسٹھ سالہ خاتون مدوچی دیوی کا اپریشن کر کے ۸۱ پونڈ وزنی رسولی بڑی کامیابی کے ساتھ نکال لی گئی۔ رسولی کا محیط چھ فٹ تین انچ تھا۔ ہسپتال کے سرجن مسٹر کے سی آنند نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اپریشن کے بعد مدوچی دیوی کا وزن ۹۲ پونڈ تھا۔ اور اب وہ تیزی سے روبصحت ہے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

جو اناموں کو جو اسلام کے نام پر نعرہ بازی کے رنگ میں اسلامی قانون کا مطالبہ کرتے ہیں بالکل نظر انداز کر دے۔ اور ایسا آئین بنائے جو اسلام کے وسیع ترین اور ہمہ گیر اصولوں کے مطابق ہو۔ جس کی بنیاد اسلام کے عظیم الشان اصول لا اکراہ فی الدین پر ہو۔ اس تعلق میں آئین کمیشن فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے متعلقہ حصوں سے خاصی راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

کمیونسٹ چین دنیا میں رضاکاروں کی سب سے بڑی فوج قائم کریگا

بھارتی سرحد کے قریب پانچ فضائی اڈوں کی تعمیر۔ پنچن لامہ کے متعلق متضاد خبریں

پیکنگ ۱۰ر جون۔ پیکنگ ریڈیو کے اعلان کے مطابق حکومتِ چین نے ایسی ملیشیا قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے ارکان کی تعداد کئی کروڑ ہو گی۔ یہ ملیشیا دنیا میں سب سے بڑی ملیشیا ہوگی۔ وزیر دفاع چین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس وقت چینی فوج کی تعداد تیس لاکھ ہے مجوزہ ملیشیا ریزرو فوج کا کام دے گی۔

معتبر بھارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق چینیوں نے بھارت کی سرحد کے قریب تبتی علاقوں میں پانچ ہوائی اڈے تعمیر کرلئے ہیں جو گیار مبا، ڈزونگ، چمبو، یوشو اور ٹوگوگوٹک میں واقع ہیں۔ ان میں سے ٹوگوگوٹک کا ہوائی اڈا ہماچل پردیش کی آخری سرحد سے صرف ساٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

دریں اثنا پنچن لامہ کے متعلق متضاد خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ہندوستان سٹینڈرڈ کے نامہ نگار خصوصی نے کھٹمنڈو سے اطلاع دی ہے کہ چینیوں نے پنچن لامہ کو قتل کر دیا ہے۔ یاد رہے۔ پنچن لامہ کو پچھلے سال اس وقت تبت کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا جب دلائی لامہ بھاگ کر بھارت پہنچ گئے تھے۔ نامہ نگار نے نیپال کی افریشیائی کونسل کے صدر ڈی پی چیمائر کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہیں بعض تبتی ذرائع سے پنچن لامہ کے قتل کی اطلاع ملی ہے۔ اسی اخبار نے اپنے نامہ نگار خصوصی متعین دارجیلنگ (تبت کی سرحد پر واقع بھارتی شہر) کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ پنچن لامہ نے لاسہ سے بھاگ کر بھارت پہنچنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن چینیوں نے یہ کوشش ناکام بنادی ہے۔ نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ پنچن لامہ کو اٹھائیس گھنٹے تک تلاش کرنے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا اور اب وہ اسے کسی نامعلوم مقام تک پہنچا چکے ہیں۔ اس اثناء میں وزارتِ خارجہ بھارت کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ حکومت کو پنچن لامہ کی از سرِ نو گرفتاری یا ان کے قتل وغیرہ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اسی اثنا میں روزنامہ سٹیٹسمین میں یہ اطلاع چھپی ہے کہ پنچن لامہ کو فوج کی کڑی نگرانی میں رکھا گیا ہے اخبار کے نامہ نگار متعین دارجیلنگ نے بعض دوسرے بھارتی اخباروں میں شائع شدہ اس مفہوم کی اطلاع کو بے سروپا قرار دیا ہے کہ پنچن لامہ چینیوں کی حراست سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس وقت وہ بھارت کی سرحد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پنچن لامہ فوج کی کڑی نگرانی میں ہیں۔ جہاں سے ان کے بھاگ جانے کا کوئی امکان نہیں ان پر سی آئی ڈی اور ملیشیا کی کڑی نگرانی ہے جو چوبیس گھنٹے ان کے بارے میں محتاط رہتے ہیں۔

صدر آئزن ہاور کا دورہ جاپان

(بقیہ صفحہ اول)

طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے کہ پچاس ہزار طلباء سڑک پر بیٹھ جائیں گے تاکہ صدر آئزن ہاور کا طیارہ اتر ہی نہ سکے کل صبح کابینہ جاپان نے فیصلہ کیا کہ صدر آئزن ہاور کی آمد کے موقع پر سترہ ہزار پولیس کانسٹیبل ہوائی اڈے سے لے کر شہنشاہ کے محل تک کھڑے کر دیئے جائیں تاکہ مخالف پارٹی کوئی فتنہ وفساد بپا نہ کرسکے۔ یہ پولیس جاپان کے دوسرے شہروں سے ٹوکیو لائی جائے گی۔

اسی طرح لبرل حکمران پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی کے حامی چھ لاکھ اشخاص کو ٹوکیو لایا جائے اور انہیں انیس جون کو ہوائی اڈے سے لے کر شہنشاہ کے محل تک کے گیارہ میل لمبے علاقے میں سڑک پر کھڑا کر دیا جائے۔ جاپان کی سوشلسٹ مخالف پارٹی نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ صدر آئزن ہاور جاپان کے داخلی خلفشار کے باوجود جاپان کے دورے پر اس لئے مصر ہیں کہ وہ شمال مشرقی ایشیا کا نیا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ معاہدہ سیٹو، سنٹو اور نیٹو کی قسم کا ہوگا۔

کراچی میں لُو لگنے سے موت

کراچی ۱۰ر جون۔ کل ایک شخص لُو لگنے سے چل بسا وہ پاسپورٹ دفتر کے گیٹ میں کھڑا تھا کہ شدید گرمی کی وجہ سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔

ترکیہ کے سولہ (۱۶) صوبائی گورنر گرفتار کرلئے گئے

"قومی اتحاد کمیٹی" کے ارکان کی تعداد بڑھا دی گئی!

انقرہ ۱۰ جون۔ قومی اتحاد کمیٹی کے ترجمان کرنل اراتلی نے بتایا ہے کہ سولہ صوبوں کے گورنروں کو گرفتار کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ نئے گورنر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ کرنل اراتلی نے کہا قومی اتحاد کمیٹی کے ارکان کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ لیکن آپ نے حفاظتی مصلحتوں کے پیش نظر ان کے نام بتانے سے انکار کر دیا۔

کرنل اراتلی ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا قومی اتحاد کمیٹی نے ۲۷ مئی کو اقتدار سنبھالا تھا اور وہ اس وقت تک نئی حکومت کی رہنمائی کر رہی ہے آپ نے کہا اس وقت ملک میں کسی طرح کی شورش موجود نہیں۔ نہ ہی شورش بپا ہونے کا کوئی خطرہ ہے۔ لیکن قومی اتحاد کمیٹی کے نئے ارکان کے ناموں کو کم از کم اس وقت ظاہر کرنا مناسب نہیں۔

آپ سے پوچھا گیا کہ ترکیہ نے یورپ کی مشترک منڈی میں شامل ہونے کے سلسلہ میں کیوں تاخیر سے کام لیا ہے۔ آپ نے جواب دیا اس وقت ہماری ساری توجہ یہ معلوم کرنے کی طرف منعطف ہے کہ مندریس حکومت نے ترکیہ کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ ظاہر ہے کہ ابھی اس کے لئے کچھ اور وقت صرف ہوگا ہمارا خیال ہے کہ مشترک منڈی میں شامل ہونے کی درخواست کرنے سے پیشتر ہمیں ساری صورت حال کا بغور مطالعہ کر لینا چاہیئے آپ نے کہا ترکیہ یورپ سے تعلق رکھتا ہے ہمیں یورپ کے مفادات پر غور کرتے وقت ترکیہ کے مفادات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ نے ایک اور صحافی کے جواب میں کہا جنرل گرسل کی قیادت میں قائم شدہ ترکیہ کی نئی حکومت یا تو نئے آئین کے مسودے کو منظور کرے گی۔ یا اسے بہتر بنانے کے لئے قومی اتحاد کمیٹی کے نام واپس بھیج دیگی ایک رپورٹر نے پوچھا کمیٹی کی طرف سے جو فیصلے کئے جاتے ہیں کیا جنرل گرسل آئینی طور پر ان کی پابندی کرنے پر مجبور ہیں۔

آپ نے جواب دیا جنرل گرسل چیف آف سٹاف ہونے کے علاوہ کمیٹی کے رکن بھی ہیں لہٰذا کمیٹی کی کارروائی میں ان کی اچھی خاصی آواز ہے۔ آپ نے کہا قومی اتحاد کمیٹی ترکیہ کی سب سے بڑی مجلس وضع قانون ہے لہٰذا جنرل گرسل کے لئے اس کے فیصلوں کی پابندی ضروری ہے۔

ضلع راولپنڈی میں داخلے پر پابندی

راولپنڈی ۱۰ر جون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ضلع راولپنڈی میں مندرجہ ذیل اشخاص کا داخلہ دو ماہ تک کے لئے ممنوع قرار دے دیا ہے (۱) ملتان کے محمد علی جالندھری (۲) لاہور کے مولانا غلام غوث ہزاروی (۳) قاضی احسان احمد شجاع آبادی (۴) علامہ خالد محمود (۵) مولانا عطاء المنعم سید ابوذر بخاری۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۱۷ کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔ جس میں تین سال یا پانچ سال تک کی قید ہوسکتی ہے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ لاہور میں سخت بیمار ہے زبان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی شفایابی کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نفیر اللہ اختر امانت تحریک جدید